© rasailojaraid.com

از مولانا حکیم محمود احمد ظفر، سیالکوٹ

مغرب میں آزادیٔ نسواں کے نتائج

یہ درست ہے کہ عورت ایک طویل عرصہ سے مظلوم چلی آ رہی تھی۔ وہ اسلام سے قبل ہر قوم اور ہر خطہ میں مظلوم تھی۔ یونان، مصر، روم، عراق، چین اور ہندوستان وعرب میں ہر جگہ مظلوم تھی۔ ہر جگہ وہ ظلم وستم کی چکی میں پس رہی تھی۔ بازاروں میں میلوں میں اس کی خرید وفروخت ہوتی تھی۔ اس سے حیوانوں سے بدتر سلوک ہو رہا تھا۔ اہل عرب اس کے وجود کو باعث ننگ وعار سمجھتے تھے بلکہ بعض شقی القلب لوگ اس کو زندہ درگور کرتے تھے۔ یونان میں عرصہ تک یہ بحث جاری رہی کہ اس کے اندر روح بھی ہے یا نہیں؟ ہندوستان میں یہ اپنے شوہر کے ساتھ چتا پر جل کر راکھ ہو جاتی تھی۔ کوئی اس کا پرسان حال نہیں تھا۔ کسی کے دل میں اس کے لیے رحم کے جذبات نہیں تھے۔ راہبانہ مذاہب اس کو معصیت اور گناہ کا سرچشمہ سمجھتے تھے۔ اس کا وجود مجسم پاپ اور گناہ سمجھا جاتا تھا۔ دنیا کی بیشتر تہذیبوں میں وہ ذلیل وحقیر سمجھی جاتی تھی۔ اس کی اپنی کوئی مرضی نہیں تھی۔ اس پر ظلم وستم کی کوئی دادرسی نہیں ہوتی تھی۔ وہ معاشرہ میں مجبور ومقہور تھی اور اسے فریاد کا بھی حق حاصل نہیں تھا۔ وہ باپ کی، پھر شوہر اور اس کے بعد اپنی اولاد کی محکوم اور تابع تھی۔

اسلام نے عورت کو ظلم کے گرداب سے نکالا۔ اس کو معاشرہ میں عزت اور سربلندی عطا کی۔ اس کا احترام سکھایا۔ اس کے ساتھ انصاف کیا۔ اس کی دادرسی کی۔ لیکن مغرب کی جو قومیں اسلام کے سایہ رحمت میں نہ آ سکیں وہ اسلام کی ان برکات اور ثمرات سے محروم رہیں۔ ان میں عورت کے حقوق برابر پامال رہے۔ اور وہ ہر قسم کا ظلم وستم سہتی رہی۔ موجودہ دور میں جب ان قوموں میں عورت کی آزادی اور مساوات کا تصور ابھرا تو انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ صنفی اور نوعی اختلاف کے باوجود عورت مرد سے کم تر اور فروتر نہیں ہے۔ وہ ہر وہ کام کر سکتی ہے جو مرد کر سکتا ہے۔ وہ مرد کی طرح ہر عہدہ اور منصب کی اہل ہے۔ لہٰذا مرد کی بالادستی اس پر سے ختم ہونی چاہیے اور اس کو وہ سارے حقوق ملنے چاہئیں جو مرد کو حاصل ہیں اور وہ ہر لحاظ سے آزاد ہے۔ اس پر کوئی قید نہیں ہے۔ عورت جو صدیوں سے مردوں کے ظلم وستم سہہ رہی تھی، اس کے لیے آزادی کا یہ تصور بڑا دل خوش کن تھا۔ اس نے فوراً لبیک کہہ کر اس کو قبول کیا۔ جیسے فردوس گم گشتہ اسے مل گئی ہو۔ یورپ کے صنعتی انقلاب (Industrial Revolution) نے بھی ایک انگیخت کا کام کیا۔ چنانچہ وہ آہستہ آہستہ معاشی، معاشرتی، سماجی، تہذیبی اور تمدنی امور میں مرد کے شانہ بشانہ [illegible]

گھر کی چاردیواری سے نکل کر کارخانوں، دفتروں، اسکولوں اور کالجوں میں مرد کے دوش بدوش معاشی جدوجہد کر رہی تھی تو پارکوں، تفریح گاہوں، کلبوں اور کھیل کے میدانوں میں مردوں کے ساتھ کھیل کود اور عیش وتفریح میں بھی برابر حصہ لے رہی تھی۔ اب یہ ہوا کہ اس کا وجود ہر شعبہ زندگی میں ضروری قرار پایا۔ اور اس کے بغیر ہر شعبہ حیات میں زندگی بے کیف اور بے لطف تصور کی جانے لگی۔ عورت اس کو ترقی کا نام دے کر اس کی طرف پیش رفت کرتی رہی اور اس تہذیب کے ظاہری حسن پر فریفتہ ہو گئی لیکن اس کے بطن میں جو خرابیاں پنہاں تھیں اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس تک اس کی نظر نہ گئی۔ وہ یہ جان نہ سکی کہ جس تہذیب کے زینہ پر وہ چڑھ رہی ہے وہ

چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر ہے

عورت کی اس بے قید آزادی (Unristricted Freedom) نے مغرب کی پوری زندگی کا دھارا بدل کر رکھ دیا اور اس کے نہایت گھناؤنے اور خطرناک نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے جس سے اس کی معاشی، معاشرتی اور سماجی زندگی میں عدم توازن پیدا ہو گیا۔ سب سے پہلا خطرناک نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ زندگی کے ہر گوشہ میں مرد اور عورت کے بے باکانہ اور آزادانہ اختلاط نے پورے معاشرہ میں جنسی آوارگی کا رجحان پیدا کر دیا۔ فحاشی اور بدکاری کا عام چلن ہو گیا اور عورت کی اس آزادی کے بطن سے ایسی ننگی اور بے حیا تہذیب نے جنم لیا کہ اس کی عفونت اور سڑاند سے شرم وحیا کا دم گھٹنے لگا اور اخلاق کا پھلتا پھولتا چمن اجڑ گیا۔

عورت جب گھر کی چاردیواری سے نکل کر مجلسوں اور محفلوں کی زینت بنی تو جنسی آوارگی اس طرح پھیلی کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جو گندگی اور عفونت گھر کے بند کمروں میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی تھی وہ بازاروں اور سڑکوں میں سرعام پھیلنے لگی۔ انتہائی قابل احترام رشتے بھی اس گندگی سے محفوظ نہ رہ سکے اور پھر جنسیات اور اخلاقی آوارگی کی ایسی ایسی داستانیں لوگوں میں پھیلنے لگیں جن کو سن کر آدمی شرم سے پانی پانی ہو جائے۔ بیسواؤں اور رنڈیوں کا نام آرٹسٹ رکھ دیا گیا تاکہ ضمیر کا وہ کانٹا جو برے نام پر اندر خلش پیدا کرتا ہے اس کو بھی نکال دیا جائے۔ آرٹ اور کلچر کے نام سے جنسی جذبات کی ترجمانی ہونے لگی۔ عریاں تصاویر کھینچے لگیں اور وہ سربازار بکنے لگیں تاکہ ان سے لوگوں کے جنسی جذبات کی تسکین ہو سکے۔ رقص اور موسیقی کے نام پر عورت سے لذت

© rasailojaraid.com